بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

كلمة الحرمين

حافظ عبدالحمید عامر
(فاضل مدینہ یونیورسٹی)

سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے:

لَنۡ یُّفۡلِحَ قَوۡمٌ وَلَّوۡا اَمۡرَھُمۡ اِمۡرَأَةً !

ماہنامہ "نوائے قانون" اسلام آباد رقمطراز ہے:

"مرکز میں حکومت بننے سے پہلے ایک غیر مسلم نومنتخب رکن قومی اسمبلی نے کہا تھا کہ وہ اس جماعت کو ووٹ دے گا جو توہینِ رسالت کے قانون کو ختم کرانے کا وعدہ کرے گا۔ ایک دوسرے غیر مسلم رکن قومی اسمبلی نے کہا کہ وہ اس جماعت کو ووٹ دے گا جو جداگانہ انتخاب کو ختم کرے گا۔

ان دونوں غیر مسلم اراکینِ اسمبلی نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دیا ـــــ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے محافظ مسلمان یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ توہینِ رسالت کے حامی اس غیر مسلم رکن قومی اسمبلی سے کیا سمجھوتہ ہوا ؟"

(نوائے قانون، ص ۸ ، ۴ نومبر ۹۳ء)

مؤقر معاصر نے جس خدشہ کا اظہار کیا تھا، چند ہی دن بعد وہ حقیقت بن کر سامنے آگیا ہے ـــــ روزنامہ "نوائے وقت" لاہور نے اپنی ۲۴ نومبر ۱۹۹۳ء کی اشاعت میں درج ذیل خبر شائع کی ہے:

"گستاخِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدمہ میں ملوث سلامت مسیح کی رہائی

۵۰ ہزاری ضمانت اعلیٰ سرکاری افسر نے دی !

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) پاکستانیوں کو بنیاد پرستی کا طعنہ دینے والی امریکی حکومت دنیا بھر کے عیسائیوں کا کس قدر خیال رکھتی ہے (اس کا اندازہ اس امر سے لگائیے کہ) وہ نہ صرف (ہمارے) ایٹمی پروگرام بلکہ (ہماری) عدالتوں میں بھی مداخلت کو اپنا حق سمجھتی ہے۔ اس کی واضح مثال گوجرانوالہ کی ایک عدالت سے گستاخِ رسولؐ کے مقدمہ میں ماخوذ ایک عیسائی ملزم سلامت مسیح کی رہائی ہے، جس میں ایک اعلیٰ افسر کو پچاس ہزار روپے کی ضمانت دینی پڑی۔ واقعات کے مطابق ۱۴ ر مئی ۱۹۹۳ء کو سلامت مسیح کے خلاف گستاخِ رسالت کے الزام میں مقدمہ درج ہوا اور ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں مقیم ایک اعلیٰ امریکی افسر نے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کو اس گرفتاری کے متعلق اطلاع دیتے ہوئے ملزم کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ چنانچہ پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے حکومت پنجاب کے ایک اعلیٰ افسر کو سلامت مسیح کی رہائی کے متعلق حکم دیا گیا۔ معقول ضمانتیں میسر نہ ہونے کی بناء پر اور اعلیٰ سرکاری افسروں کی ناراضگی کے خوف سے (اس افسر نے) خود پچاس ہزار روپے کی ذاتی ضمانت دے کر ملزم کو رہا کرا لیا!"

پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے، جو "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی بنیاد پر وجود میں آیا —— علاوہ ازیں اسلام کے بنیادی ارکان میں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی اولین رکن ہیں، چنانچہ ایک مسلمان توہینِ رسولؐ کے بارے سوچ بھی نہیں سکتا اور ایک اسلامی ملک کے سربراہ کا یہ فرض ہے کہ وہ توہینِ رسالت کے مجرم کو قرارِ واقعی سزا دے —— لیکن اس کے برعکس اگر توہینِ رسالت کے قانون کو ختم کرانے سے مشروط ایک غیر مسلم ووٹر کا ووٹ قبول کر لیا گیا، اور اس کے ایک عیسائی ملزم کو اس ملک کے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کی طرف سے دباؤ ڈال کر آزاد بھی کروا لیا گیا، تو اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اس مملکت کی بنیاد پر براہِ راست ضربِ کاری لگائی گئی ہے اور اس کے مرتکب کو اسلام سے زیادہ عیسائیت عزیز ہے —— پیپلز پارٹی گو اسلام کو اپنے منشور کا حصہ قرار دیتی ہے، تاہم مذکورہ بالا اقتباسات سے اصل حقیقت کھل کر سامنے آگئی ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت اس کے نزدیک اس قدر بھی نہیں، جس قدر کہ ایک امریکی حکم کی ہے —— العیاذ باللہ!

تحفظِ ناموسِ رسالت کے علاوہ دوسرا مسئلہ جداگانہ طرزِ انتخاب کا ہے ـــ جداگانہ انتخاب کا مفہوم یہ ہے کہ مسلمان اس شخص کو ووٹ دیں جو اسلام کو سچا دین تصور کرتا ہے، تاکہ وہ ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کی کوشش کرے ـــ اسی طرح ایک غیر مسلم ایسے شخص کو ووٹ دے جو اسلام کو سچا دین تصور نہیں کرتا، اور ظاہر ہے کہ وہ اسلامی قانون کا راستہ روکنے کی کوشش کرے گا ـــ پیپلز پارٹی نے اگر ایک ایسے غیر مسلم رکن سے بھی ووٹ لیا ہے جس کا ووٹ جداگانہ طرزِ انتخاب کے خاتمہ سے مشروط تھا، تو گویا اس نے اس ووٹر کی شرط کو قبول کر کے اسلامی قانون کا راستہ روکنے میں اس سے تعاون کا وعدہ کیا ہے ـــ چنانچہ توہینِ رسالت کے ملزم کو آزاد کروا کے اس نے ایک ووٹر سے ایفائے عہد کر بھی ڈالا ہے، جبکہ دوسرے ووٹر سے رسم وفا نبھانے کی خاطر وہ آئین میں آٹھویں ترمیم کو ختم کرانا چاہتی ہے جس کی بدولت جداگانہ طرزِ انتخاب رائج ہوا۔

اب قطع نظر اس سے کہ جداگانہ طرزِ انتخاب جہاں خود غیر مسلم اقلیتوں کے حق میں بھی اس لیے مفید ہے کہ اس کی بناء پر انہیں اپنا شخص اور اسمبلی میں باقاعدہ نمائندگی ملی، وہاں مسلمانوں کے لیے بھی جداگانہ طرزِ انتخاب اس لیے لازمی ہے کہ اس کے باعث ملک میں نفاذِ شریعت کی راہ ہموار ہو سکے ـــ اس کے باوجود اگر پیپلز پارٹی جداگانہ طرزِ انتخاب کی ترمیم کو ختم کرانا چاہتی ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وہ ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کو بہر طور ناممکن العمل بنا دینا چاہتی ہے ـــ یاد رہے کہ جداگانہ انتخاب کے خاتمہ کی تجویز خود پیپلز پارٹی کے منشور میں بھی شامل ہے!

اسی پر بس نہیں، مزید دیکھیے کہ:

- آئین میں آٹھویں ترمیم سے وفاقی شرعی عدالت کا قیام عمل میں آیا، جو غیر اسلامی قوانین کے غیر قانونی ہونے کا اعلان کر سکتی ہے ـــ یوں حکومت اور ملک اللہ کے غضب سے محفوظ رہ سکتے ہیں، لیکن پیپلز پارٹی کا منشور اگر اسے ختم کرانا چاہتا ہے تو گویا اسے ملک و ملت کی سلامتی بھی عزیز نہیں!
- اسی آٹھویں ترمیم کے نتیجے میں "پارلیمنٹ" کو "مجلس شوریٰ" کا نام دیا گیا، یہ ترمیم باقی رہے تو ملک کے سیاسی نظام میں اسلامی طرزِ فکر کی جھلک باقی رہتی ہے، لیکن پیپلز پارٹی کو یہ بھی گوارا نہیں!
- آئین میں آٹھویں ترمیم کی بدولت قراردادِ مقاصد کو، جو پہلے صرف آئین کی تمہید تھی، آئین کا باقاعدہ اور قابلِ نفاذ حصہ بنا دیا گیا، اور جو آئین اور ملک کو اسلامی طرزِ حیات سے منسلک کرتی ہے ـــ لیکن پیپلز پارٹی کی نظروں میں یہ قرارداد کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے، اسی لیے وہ اس ترمیم کو ختم کرانا چاہتی ہے!
- اسی ترمیم کے نتیجے میں آئین میں موجود حلف کی تمام عبارتوں کے اختتام پر دعائیہ الفاظ "اللہ تعالیٰ میری مدد اور

راہنمائی فرمائیے" شامل کیے گئے ___ تو کیا اس ترمیم کو ختم کرانے کی تجویز پیپلز پارٹی کے منشور میں اس لیے شامل ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی مدد اور راہنمائی بھی منظور نہیں ؟

ستم بالائے ستم یہ کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے ایک ایسے شخص کو مملکت خداداد پاکستان کا وزیر خارجہ مقرر کر دیا ہے جو اس سے قبل اسلام کے ایک بنیادی رکن نماز کا یہ کہہ کر مذاق اڑا چکا ہے کہ :

"مولویوں نے نماز کو بہت بڑی نیکی سمجھ رکھا ہے !"

حالانکہ نماز اسلام میں افضل ترین عبادت ہے، جبکہ عبادت الٰہی انسانیت کا مقصدِ تخلیق ہے ___ چنانچہ مذکورہ الفاظ کم از کم ایک مسلمان کے نہیں ہو سکتے !

پھر یہ وہی شخص ہے جس نے دشمن ملک بھارت کے سفارت کاروں کی موجودگی میں پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دے کر یہود و ہنود کو ان کے ناپاک عزائم کی تکمیل کے لیے گویا بنیاد فراہم کی، اور اسی بناء پر اس کے خلاف بغاوت کا مقدمہ درج ہو کر اس کے ناقابلِ ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کیے گئے ___ لیکن اب یہ ملک کے حساس ترین محکمہ خارجہ کا سربراہ ہے، گویا گیدڑ کو خربوزوں کے کھیت کا محافظ بنا دیا گیا ہے !

مذکورہ بالا اقدامات و عزائم اس امر کا کافی و وافی ثبوت ہیں کہ ملک کی موجودہ نسوانی حکومت نے چند ہی دنوں میں اللہ، رسول، اسلام اور اس ملک کی سلامتی کے ساتھ ساتھ اپنی عاقبت کو بھی داؤ پر لگا دیا ہے ___ سچ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ :

"لن یفلح قوم ولوا امرھم امرأۃ !"

"وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پائے گی جس نے اپنی سربراہی ایک عورت کو سونپ دی !"

سرکاری ملا کوثر نیازی ہماری ان گزارشات کو بغور پڑھیں، جنھوں نے مذکورہ بالا حدیث کو چند ٹکوں کی خاطر غلط قرار دے دیا ہے ___ کیا ان کی لغت میں "فلاح" اسی کا نام ہے جس کا نمونہ انھوں نے اوپر ملاحظہ فرمایا ___ اور کیا ان حالات اس حکومت سے ملک و ملت کے لیے خیر و فلاح کی کوئی توقع کی جا سکتی ہے ؟

انھوں نے چند تاریخی واقعات کے حوالے سے اسلام میں عورت کی حکمرانی کے جواز کے دلائل فراہم کیے ہیں، ہم نے بھی حالات و واقعات ہی کو شاہد بنا کر یہ ثابت کیا ہے کہ نسوانی حکومت نے اپنی نااہلی پر خود ہی مہرِ تصدیق ثبت کر بھی دی ہے ___ کیوں نہ ہو، جب اسلام کی نظر میں عورت کا سربراہ بننا ہی ناجائز ہے تو وہ اسلام کا بھلا کیوں کر سوچ سکے گی ؟

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

___ وما علینا الا البلاغ !